انسدادِ رشوت اور سہل حصول انصاف

چھتیسویں سالگرہ آزادی

رسمِ پرچم کشائی

خطاب

صدرِ پاکستان جنرل محمّد ضیاء الحق

راولپنڈی - ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء

انسدادِ رشوت اور سہل حصول انصاف

چھتیسویں سالگرہ آزادی

رسمِ پرچم کشائی

خطاب

صدرِ پاکستان جنرل محمّد ضیاء الحق

راولپنڈی - ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ؕ

حاضرینِ کرام

اور

میرے عزیز ہموطنو!

السلام علیکم ۔ "یومِ آزادی مبارک" اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ایک بار پھر ہمیں "یومِ آزادی" دکھایا اور اس تاریخی دن کی یاد تازہ کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ ربِّ ذوالجلال سے میری دعا ہے کہ اس کا فضل و کرم یوں ہی ہمارے شامل حال رہے۔ "یومِ آزادی" ہر سال اسی آب و تاب اور اسی شان و شوکت سے طلوع ہوتا ہے اور ہم اسی جوش و جذبے سے آزادی کا جشن مناتے رہیں۔ آمین!

یومِ آزادی کے اس مبارک موقع پر یہ مناسب بھی ہے اور موزوں بھی کہ ہم ایک بار پھر تحریکِ آزادی پر ایک نظر ڈالیں اس کے مقاصد کو دہرائیں۔ اس کے جذبے کو تازہ کریں اور خود اپنا محاسبہ کریں کہ ہم

پچھلے چھتیس ۳۶ سالوں میں ان مقاصد کو حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں تحریکِ آزادی پسے ہوئے اور دبے ہوئے مسلمانانِ برِصغیر کی نجات کے لئے شروع کی گئی۔ یہ درست ہے کہ اس تحریک کے بغیر مسلمانانِ ہند ہمیشہ کے لئے سامراجی تسلط یا غیر مسلم اکثریت کے نیچے دب کر رہ جاتے۔ مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ آزادی کے بغیر مسلمانوں کی اقتصادی اور سماجی حالت بہتر نہ ہوتی لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس تحریک کا بنیادی مقصد ایک ہی تھا اور وہ مقصد تھا ایک آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت کا قیام جہاں مسلمان اپنے دین، اپنے نظریئے اور اپنے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کریں، سماجی لحاظ سے بھی، اقتصادی لحاظ سے بھی، سیاسی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی۔

میرا ایمان ہے اگر صحیح معنوں میں ایک اسلامی رفاہی مملکت قائم ہو جائے تو سماجی اور معاشی مصائب سے خود بخود نجات مل جاتی ہے، پسے ہوئے لوگ آزادی کا سانس لینے لگتے ہیں اور قومی وسائل کے مطابق خوش حالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

مجھے تسلیم ہے کہ ابھی تک ہم نے تخلیقِ پاکستان کے سارے مقاصد حاصل نہیں کئے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس ترقی سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عوام کی محنت کے طفیل پچھلے ۳۶ سالوں میں حاصل کی گئی ہے۔ ہم اپنی منزلِ مقصود سے دور سہی لیکن اس کی طرف گامزن ضرور ہیں۔ ہم نے خاص کر پچھلے چند سالوں میں اپنی منزل کو نہ صرف اچھی طرح پہچانا ہے بلکہ اس کی طرف بڑے مثبت انداز میں پیش قدمی بھی کی ہے، اس ترقی کا سہرا اُن کسانوں کے سر ہے جو دھوپ میں دھرتی کا سینہ چیرتے ہیں، اُن مزدوروں کے سر ہے جو تپتی بھٹیوں کے سامنے دن رات لوہا کوٹتے ہیں، ان نوجوانوں

کے سر ہے جو شب و روز محنت کرتے ہیں اور ان خواتین و حضرات کے سر ہے جو ہر وقت وطنِ عزیز کی تعمیرِ نو میں مصروف رہتے ہیں۔

اگر پاکستان کی اقتصادی ترقی کا اندازہ کرنا ہے تو اُن ملکوں کی طرف دیکھئے جہاں غربت شبِ تار کی طرح نمایاں ہے۔ اگر پاکستان کے امن و امان کا اندازہ کرنا ہے تو ان علاقوں کی طرف دیکھئے جو بدامنی کا شکار ہیں اور اگر پاکستان کی آزادی کا احساس کرنا ہے تو اُن قوموں کی طرف دیکھئے جو آزادی کے لئے ترس رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک بے بہا نعمت ہے۔ ہم پہ اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے جس کے لئے ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں منصور تابش کی پیش کی ہوئی نعت کا شعر دہراؤں گا:-

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

میں اندھیرے میں نہیں رہتا مجھے معلوم ہے ملک میں غربت بھی ہے، رشوت بھی ہے، مہنگائی بھی ہے اور ان سارے دھبّوں کو مٹانے کی اشد ضرورت ہے لیکن ایک شعبہ جس پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ عدل اور انصاف ہے، میرے دفتر میں جو شکایات موصول ہوتی ہیں میرا دروازہ جو لوگ کھٹکھٹاتے ہیں، مختلف ذرائع سے مجھے جو درخواستیں موصول ہوتی ہیں اُن میں سے بیشتر کا تعلق محرومیٔ انصاف سے ہوتا ہے۔ لوگوں کو متعلقہ حلقوں سے اوّل تو انصاف ملتا ہی کم ہے اور اگر کچھ حاصل بھی ہو گیا تو مہنگا اور تاخیر سے ملتا ہے اور لوگ مجبوراً رشوت اور دوسرے طریقوں کا سہارا لیتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا میں نے پرسوں مجلسِ شوریٰ میں تقریر کرتے ہوئے جب موجودہ حکومت کی ترجیحات کا ذکر کیا تھا تو نفاذِ اسلام کو سرِ فہرست جگہ دی تھی اور کہا تھا کہ میں ۲ اگست کو انشاء اللہ اس

کے متعلق ایک اعلان بھی کروں گا۔ اعلان یہ ہے کہ ہم نے اس یوم آزادی سے اگلے ایک سال تک جن دو کاموں کے لئے خصوصی جہاد کا فیصلہ کیا ہے وہ ہیں انسدادِ رشوت اور حصولِ انصاف کے سہل طریقے۔ ان دو مقاصد کے حصول میں انشاءاللہ وفاقی محتسب بھی حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے لیکن حکومت نے بھی از خود فیصلہ کیا ہے کہ ہر سطح پر ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے پرزور مہم چلائی جائے گی۔

اس پاک ملک میں، اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کسبِ رزقِ حلال کی طرف رجوع کیا جانا چاہیئے، رشوت بند ہونی چاہیے۔ لوگوں کو اپنے ذرائع آمدنی پر ہی اکتفا کرنا چاہیے۔ لوگ نہ رشوت دیں نہ کسی کو لینے دیں۔ نہ خود حرام کھائیں نہ کسی کو کھانے دیں۔ سرکاری محکمے اور عوام سے تعلق رکھنے والے دوسرے ادارے عوام کی خدمت کے لئے ہیں۔ سرکاری خزانے سے انہیں جیب خرچ نہیں تنخواہ دی جاتی ہے۔ میں قوم سے، عوام سے، تمام دیندار طبقوں سے اور محبانِ وطن سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے ساتھ مل کر کوشش کریں کہ ہم تمام گندی مچھلیوں کو تالاب سے باہر پھینک دیں۔ بے ایمان لوگوں کو بے نقاب کریں۔ جو رشوت خور ہیں ان کا حقہ پانی بند کریں۔ ان کا محاسبہ کریں تاکہ ملزم قانون کی گرفت سے نہ بچ سکیں۔

حصولِ انصاف کو سہل بنانے کے لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سب سے پہلے ہم عنقریب راولپنڈی ڈویژن اور اسلام آباد کے علاقے میں تجرباتی طور پر شرعی عدالتیں یعنی قاضی کورٹس فوراً قائم کریں گے، پھر ان عدالتوں کی کارکردگی اور نتائج کا جائزہ لینے کے بعد انشاءاللہ پورے ملک میں شرعی عدالتوں کا جال بچھا دیا جائے گا تاکہ لوگوں کو صحیح، سہل اور جلد انصاف ملے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے عدل کے ساتھ ساتھ احسان کا حکم بھی فرمایا ہے اس لئے احسان کے ایک چھوٹے سے اقدام کے طور پر جشنِ آزادی کی خوشی میں تمام قیدیوں کی قید میں ایک ماہ کی تخفیف کا اعلان کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک ہدایت دے۔

میں آج اس تاریخی موقعے پر ان کارکنانِ تحریکِ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جو "پاکستان کا مطلب کیا ـــــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کا نعرہ لگاتے ہوئے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور قائدِ اعظم محمد علی جناح کی بے مثال قیادت میں قیامِ پاکستان کی منزل سے ہم کنار ہوئے۔ میں اُن اکابرین کو سلام کہتا ہوں جنہوں نے قائدِ اعظم کے ساتھ مل کر تحریکِ آزادی کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ میں اُن کروڑوں کارکنوں کے جذبۂ اسلام اور جذبۂ آزادی کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے برِصغیر کے طول و عرض میں پھیل کر "پاکستان" کا پیغام گھر گھر پہنچایا۔

میں اُن گمنام مجاہدوں کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے جادۂ آزادی کو اپنے خون سے منوّر کیا۔ میں اُن شہیدوں کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے آزادی کے تحفّظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ میں ان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عظمت کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے شمعِ آزادی جلانے اور اسے روشن رکھنے کیلئے عظیم قربانیاں دیں۔

ان مجاہدوں کے خون، ان سپاہیوں کی شہادت اور ان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے ایثار کا تقاضا یہ ہے کہ ہم یومِ آزادی کے جذبے کو ماند نہ پڑنے دیں۔ ان کی امانت کو سنبھال کر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کریں۔ جو قربانیاں دی گئی ہیں اُن کے پیچھے کارفرما مقاصد کو ہر وقت پیشِ نظر رکھیں اور پاکستان کو اُن کے خوابوں کے مطابق ایک اسلامی

فلاحی مملکت بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان زندہ باد